۹ مُحَرَّمُ الْحَرَام ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سُنَّت (قسط: 65)

غصّے پر قابو پانے کا طریقہ

- نمازِ جنازہ میں ہاتھ کب چھوڑے جائیں؟ 13
- کیا چھوٹے بچوں سے پریاں کھیلتی ہیں؟ 20
- کیا چھپکلی کو مارنے سے گناہ ملتا ہے؟ 22
- بیوی کو بہن کہہ دینے کا حکم 24

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال

مُحَمَّد اِلیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

غصّے پر قابو پانے کا طریقہ[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۳۲ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر ایک دِن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دِن میں اس سے مُصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غصّے پر قابو پانے کا طریقہ

سُوال: جو شخص دوسرے پر غصّہ اُتار رہا ہو وہ اپنی اِس کیفیت پر کس طرح قابو پائے؟

جواب: غصّے کی کیفیت پر قابو پانے کے لیے صبر کرے اور غصّے کو ضبط کرے۔ یاد رہے! غصّے کا گھونٹ پینا سب سے افضل گھونٹ ہے[3] اور جو غصّہ پیتا ہے وہ ثواب کا حق دار ہے لہٰذا اللہ پاک کی رضا کے لیے غصّے کو بالکل دبائیے۔ جب غصّہ آجائے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھ لیجیے[4] یا زہے نصیب! وُضو کر لیجیے کہ غصّہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے جبکہ پانی آگ کو بجھاتا ہے تو یوں اللہ پاک چاہے گا تو وُضو کرنے سے بھی غصّہ دور ہو

1 ...... یہ رِسالہ ۹ مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۴۱ھ بمطابق 8 ستمبر 2019 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، ص ۲۸۲۔

3 ...... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس، ۱/ ۷۰۰، حدیث: ۳۰۱۷۔

4 ...... ابو داود، کتاب الادب، ما یقال عند الغضب، ۴/ ۳۲۶، حدیث: ۴۷۸۰۔

جائے گا۔[1] اِسی طرح اگر کھڑے ہونے کی حالت میں غصّہ آئے تو بیٹھ جائے، بیٹھا ہے تو لیٹ جائے[2] اور لیٹ کر بھی غصّہ نہ جائے تو زمین سے چمٹ جائے۔[3]

کسی کی سزا کسی اور کو دینا کیسا؟

سُوال: کسی کی سزا کسی اور کو دینا یعنی غصّہ کسی اور بچے پر آیا اور پٹائی کسی اور بچے کی کر دی، ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: ایسا کرنا ظلم ہے۔ ظاہر ہے اگر جان بوجھ کر ایسا کیا کہ ایک بچے نے شرارت کی اور دوسرے کو اس کی سزا دے دی تو ایسا شخص گناہ گار ہو گا اور قیامت کے دِن پھنسے گا۔ (اِس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) شاید اِس طرح کے واقعات ان گھروں میں ہوتے ہوں کہ جہاں مشترکہ فیملیز رہتی ہوں مثلاً بھائی کے بچے نے کوئی شرارت کی جس کے باعث دوسرے بھائی کی گھر والی کو غصّہ آیا مگر وہ اسے کچھ کہہ نہیں سکتی کیونکہ اس سے گھر میں لڑائی ہو گی لہٰذا وہ اپنے ہی بچے کو گھسیٹتے ہوئے کمرے میں لے جائے گی اور پیٹنا شروع کر دے گی۔ اِسی طرح ساس بہو کے درمیان کوئی بات ہو گئی جس کی وجہ سے بہو کو غصّہ آ گیا اور اتنے میں اس کے بچے نے رونا شروع کر دیا تو اب یہ اپنے بچے کو اُٹھا کر کمرے میں لے جائے گی اور مارنا شروع کر دے گی اور مقصد ساس کو یہ بتانا ہو گا کہ مجھے آپ کی بات بُری لگی ہے جس کے سبب مجھے غصّہ آیا ہوا ہے۔ (اس پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) اگر بہو ایسا کرے گی تو یہ بچے پر ظلم ہے۔ بعض اوقات غصّے کا اِظہار اِس طرح بھی کیا جاتا ہے کہ پتیلا وغیرہ برتن زور سے رکھتی ہیں مگر یہ ظلم نہیں ہے لیکن بِلا وجہ بچے کو مارنا ظلم ہے لہٰذا اگر بچوں کو مارا تھا اور اب وہ بالغ ہو گئے ہیں تو ماں کو چاہیے کہ ان سے مُعافی مانگ لے اور توبہ بھی کرے۔ اِسی طرح اگر اُستاذ کو اس کے بچوں کی امی کچھ بول دے تو اب وہ انہیں تو کچھ کہہ نہیں سکتے، اگر ان کا غصّہ اپنے شاگردوں پر اُتارے، انہیں مارے، جھاڑے اور ان کی دِل آزاری کرے تو یہ بھی ظلم ہے، اگر طلبا بالغ تھے یا اب بالغ ہو گئے یا جب

---

1 ...... ابو داود، کتاب الادب، ما یقال عند الغضب، ۴/۳۲۶، حدیث: ۴۷۸۴۔

2 ...... ابو داود، کتاب الادب، ما یقال عند الغضب، ۴/۳۲۶، حدیث: ۴۷۸۲۔

3 ...... شرح السنة، کتاب الرقاق، باب التجافی عن الدنیا، ۷/ ۲۸۷، حدیث: ۳۹۳۴۔

www.dawateislami.net

بالغ ہوں گے اُستاد کو ان سے مُعافی مانگنا پڑے گی۔

غُربا کی مالی مدد کے ذَریعے بھی اِیصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے؟

سُوال: آجکل غُربت ، پریشانی اور مہنگائی عام ہے جبکہ مُعاشرے میں ایک کھاتا پیتا طبقہ بھی ہے ، اگر مالدار لوگ ماہانہ کسی غریب کو چار پانچ ہزار روپے دے کر اس کے گھر کی کچھ نہ کچھ کفالت کریں تو شاید انہیں کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا البتہ اس غریب کو ضَرور فائدہ ہوگا ، تو کیا کسی غریب کی مالی مدد کر کے بھی اِیصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے ؟

جواب: ہر نیکی کا اِیصالِ ثواب ہو سکتا ہے اور کسی ضَرورت مند کی مدد کرنا بھی ثواب ہے لہٰذا یہ بھی اِیصالِ ثواب ہو سکتا ہے۔ نیکیوں کے حوالے سے ہر ایک کا اپنا ذہن ہوتا ہے مثلاً جس کو نیاز کرنے کا شوق ہے وہ کسی اور نیک کام میں پیسے خرچ نہیں کرے گا صِرف نیاز ہی کھلائے گا۔ اِس بات کا اِنکار نہیں کہ نیاز ایک اَمرِ مُستَحب اور ثواب کا کام ہے اس لیے نیاز بھی کھلانی چاہیے ، آدھی رَقم نیاز میں خرچ کریں اور آدھی رَقم سے کسی ضَرورت مند کی ضَرورت پوری کریں۔ کئی بے چارے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا بچہ بیمار ہوگیا تو سب پیسے اس کے علاج میں خرچ ہوگئے جس کے باعث ان کے گھروں میں راشن نہ ہونے کی وجہ سے فاقے ہوتے ہیں اور ان کا وقت بہت تکلیف میں گُزر رہا ہوتا ہے یہاں تک کہ ان کے پاس بجلی کا بل بھرنے کے لیے بھی پیسے نہیں ہوتے اور گھر کا کرایہ بھی چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ جو لوگ بڑی نیازیں کرتے ہیں جیسا کہ آج کل مُحَرَّمُ الْحَرَام (۱۴۴۱ھ) میں کھچڑے کا دور ہے تو کروڑوں روپے کے کھچڑے پک رہے ہوں گے اور یہ ثواب کا کام بھی ہے لہٰذا جو اللہ پاک کی رضا کے لیے کھچڑے کا اِہتمام کرتے ہیں وہ غَلَط نہیں کر رہے ہوتے لیکن کیونکہ یہ ایک نفل کام ہے اس لیے اس میں سے کچھ رَقم بچا کر مثلاً 55 یا 46 فیصد یا پھر جس طرح آپ کا دِل مانے اپنے آس پاس اور رِشتہ داروں میں سے جو غریب ہوں انہیں امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اِیصالِ ثواب کی نیت سے دے دیں اِنْ شَآءَ اللہ ثواب بھی ملے گا اور اِیصالِ ثواب بھی ہو جائے گا۔

اِس طرح رَقم دینے کو اگرچہ عُرف میں نیاز نہیں کہا جاتا لیکن آپ نے امامِ عالی مقام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی بارگاہ میں جو نذرانہ پیش کرنا تھا تو اب غریبوں کی مدد کے ثواب کا نذرانہ پیش کر دیں۔ کھچڑے کا مُعاملہ یہ ہوتا ہے کہ کھانے والے کا

www.dawateislami.net

پیٹ پہلے سے بھرا ہوتا ہے اس لیے وہ آدھا کھاتا ہے اور آدھا بچا کر اُٹھ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر کھچڑے میں سے کچھ رَقم بچا کر امامِ عالی مقام اور دِیگر شہدائے کَربلا کے اِیصالِ ثواب کے لیے کسی اور نیک کام مثلاً مسجد و مدرسے میں لگا دیں یا دِینی کتابیں تقسیم کر دیں تو یہ بہتر سے بہترین کام ہو جائے گا۔ یاد رکھیے! ہم مُحَرَّمُ الْحَرَام میں شہدائے کَربلا کے اِیصالِ ثواب کے لیے کھچڑا بناتے ہیں یہ معمولاتِ اَہلِ سنَّت میں سے ہے اسے باقی رکھنا چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ کچھ رَقم بچا کر دِیگر نیک کاموں میں خرچ کرنی چاہیے۔ اَلبتہ اگر حج فرض ہے تو فرض حج کرنا ہی پڑے گا، ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم فرض حج کے بجائے اس کی رَقم کسی غریب کو دے دیں۔ یوں ہی اگر کسی پر قربانی واجب ہے تو اسے قربانی ہی کرنا پڑے گی، یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ قربانی کی رَقم کسی اور نیک کام میں صَرف کر دے یا پھر کمزور جانور خرید کر باقی رَقم کسی کو دے دے کیونکہ رِوایات میں اِس بات کی صَراحت موجود ہے کہ قربانی کا جانور فَربہ، خوبصورت اور قیمتی ہو۔(1)

کھچڑا پکا کر دینے کے بجائے کھچڑے کا سامان دیجئے

اگر آپ کسی غریب کو دو ہزار (2000) روپے کا کھچڑا پکا کر دیں گے تو بے چارے کو ایک دِن میں کھانا پڑے گا لٰہذا آپ کھچڑے کا سامان مثلاً دالیں، چاول اور مَسالے وغیرہ دے دیں، اب وہ کھچڑی پکائے یا کھچڑا یہ اس کی مرضی ہے۔ ہمارے ہاں اِیصالِ ثواب کا جو طریقہ رائج ہے اگر ہم اس میں تھوڑی سی ترمیم کر لیں تو بہت سارے غریبوں کا فائدہ ہو جائے گا۔ مُحَرَّمُ الْحَرَام میں امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے رِشتہ داروں یعنی ساداتِ کِرام کو بھی رَقم دیں کہ اس سے امامِ عالی مقام زیادہ خوش ہوں گے، اگر ہم کسی کے بیٹے کو تحفہ دیں گے تو اس کا باپ خوش ہو گا لٰہذا ساداتِ کِرام کو رَقم دینے سے امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی خوش ہوں گے اور ان کے نانا جان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی راضی ہوں گے، اگر یہ ہستیاں راضی ہو گئیں تو پھر دونوں جہان میں بیڑا پار ہے۔ مجھے کسی نے بتایا تھا کہ فُلاں جگہ ساداتِ کِرام کے مکانات ہیں مگر ان تک قربانی کا گوشت نہیں پہنچتا تو پھر اِس سال (۱۴۴۱ھ) ہم نے ساداتِ کِرام کے لیے کچھ کوشش کی تھی اور کسی نے ان کے لیے بکرے وغیرہ دیئے تھے۔

---

(1) فتاویٰ ھندیة، کتاب الاضحیة، الباب الخامس، ۵/۳۰۰-بہارِ شریعت، ۳/۳۴۴، حصہ:۱۵۔

www.dawateislami.net

امام علی اَوسط کو زَیْنُ الْعَابِدِیْن اور سَجَّاد کہنے کی وجہ

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا امام علی اَوسط رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو " زَیْنُ الْعَابِدِیْن " اور " سَجَّاد " کیوں کہتے ہیں؟

جواب: زَیْنُ الْعَابِدِیْن کے معنیٰ " عبادت گزاروں کی زینت " ہے، چونکہ حضرتِ سَیِّدُنا امام علی اَوسط رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بہت زیادہ عبادت گزار تھے اس لیے لوگوں نے انہیں زَیْنُ الْعَابِدِیْن کا لقب دیا۔(1) اسی طرح آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بہت زیادہ نوافل پڑھتے تھے اور ظاہر ہے نوافل میں سجدے ہوتے ہیں تو یوں سجدوں کی کثرت کی وجہ سے لوگوں نے انہیں سَجَّاد یعنی بہت زیادہ سجدے کرنے والا کہنا شروع کر دیا۔(2) آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا نامِ نامی " علی " تھا اور پہچان کے لیے " علی اَوسط " کہا جاتا تھا یعنی بیچ والے علی کیونکہ امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ایک بیٹے علی اکبر یعنی بڑے علی تھے اور ایک علی اصغر یعنی چھوٹے علی تھے جبکہ امام زَیْنُ الْعَابِدِیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بیچ والے تھے اس لیے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو " علی اَوسط " کہا جاتا ہے۔

امام زینُ العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی عمر مُبارک

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا امام زینُ العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ واقعۂ کربلا کے بعد کتنا عرصہ حیات رہے؟

جواب: کربلا کا واقعہ 61 سنِ ہجری میں ہوا اور حضرتِ سَیِّدُنا امام زینُ العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے 94 سنِ ہجری میں وِصال فرمایا یعنی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا وصال واقعۂ کربلا کے 33 سال بعد ہوا۔ شرح شجرۂ قادریہ میں آپ کی عمر 58 سال لکھی ہے یعنی 58 برس کی عمر میں آپ کا اِنتقالِ باکمال ہوا۔(3) اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا مزارِ مُبارک کہاں ہے؟

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا مزارِ مُبارک کہاں ہے؟

جواب: امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا مزارِ مُبارک کربلائے مُعَلّٰی میں ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے

---

(1) ...... ابن عساکر، علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب، ۴۱/۹ ۳۷، رقم: ۴۸۰۵۔

(2) ...... رسائل امام غزالی، سر العالمین و کشف ما فی الدارین، المقالۃ الثانیۃ والعشرون فی الاذکار، ص ۴۹۵۔

(3) ...... طبقات ابن سعد، علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب، ۱۷۱/۵، رقم: ۷۵۵۔

www.dawateislami.net

سرِ انور کو جنّتُ البقیع میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی امی جان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے پہلو میں دفن کیا گیا[1] جبکہ باقی جسمِ مُبارَک کی تدفین کربلا شریف میں کی گئی۔[2]

سرِ مُبارَک کو کس بَدبخت نے تنِ مُبارَک سے جُدا کیا تھا؟

سُوال: امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے سرِ مُبارَک کو کس بَدبخت نے آپ کے تنِ مُبارَک سے جُدا کیا تھا؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: شمر ذی الجوشن نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو شہید کیا یعنی گردنِ مُبارَک پر خنجر پھیر کر اسے تنِ مُبارَک سے جُدا کیا اور پھر سرِ مُبارَک خولی بن یزید کے حصے میں آیا وہ لے کر گیا۔[3]

عاشورا کا سب سے افضل عمل

سُوال: عاشورا والے دِن ایسا کون سا عمل کیا جائے کہ جو سب سے زیادہ افضل ہو؟

جواب: پانچوں وقت کی نمازیں سب سے زیادہ افضل ہیں اور ان کی سب سے زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ پانچوں نمازیں اسلامی بھائیوں کو روزانہ باجماعت ہی پڑھنی چاہئیں مگر عاشورا کے دِن جماعت کا زیادہ اِہتمام کرنا چاہیے مثلاً پہلے جماعت سے نماز پڑھتے تھے مگر پہلی صَف میں نہیں پڑھ پاتے تھے تو عاشورا کے دِن پہلی صَف میں کھڑے ہو جائیں۔ یاد رکھیے! نماز سے بڑھ کر اچھا کوئی وِرد و وظیفہ اور عمل نہیں ہے۔ مسلمان کے لیے سب سے پہلا فرض نماز ہے مگر ہماری حالت یہ ہے کہ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ عاشورا کے دِن فُلاں وقت دو نفل پڑھنا سب سے افضل عمل ہے تو سب اُٹھ کھڑے ہوں گے حالانکہ پانچوں نمازیں نوافل سے زیادہ افضل ہیں لیکن ہماری اِس طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔ اِسی طرح اگر یہ کہہ دیا جائے کہ عاشورا کے دِن 10 طرح کے اناج ملا کر پکانا سب سے افضل عمل ہے تو سب لوگ پکائیں گے تو یوں میٹھا میٹھا ہپ ہپ حالانکہ نماز بھی میٹھی ہے اور جن کا دِل نماز میں لگتا ہے ان کے لیے نماز سے بڑھ کر کوئی نعمت میٹھی نہیں ہے۔ اس

1 ...... طبقات ابن سعد، عمرو بن سعید بن العاص، ۵/ ۱۸۳، رقم: ۷۶۲۔

2 ...... ابن عساکر، الحسین بن علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ھاشم، ۱۴/ ۲۵۵، رقم: ۱۵۶۶۔

3 ...... الاصابة، حرف المیم، المیم بعدھا الخاء، مختار بن ابی عبید الثقفی، ۶/ ۲۷۶، رقم: ۸۵۲۸۔

www.dawateislami.net

کے علاوہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عاشورا کے دِن روزہ رکھنے کا اِہتمام کریں کہ یہ بھی بہت افضل عمل ہے۔ عاشورا کے بہت سے نَوافل بھی بیان کیے جاتے ہیں لیکن اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا کہ جو اَحادیث عاشورا کے نَوافل کے بارے میں بیان کی جاتی ہیں ان کی کوئی سَند نہیں ہے اور وہ بناوٹی ہیں۔[1] یاد رہے! اگر کوئی حدیث کا حکم سمجھ کر نہیں بلکہ ویسے ہی اِیصالِ ثواب کے لیے نَوافل پڑھتا ہے تو اس میں کوئی حَرج نہیں ہے۔

عاشورا کا روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

سُوال: اگر بندہ عاشورا کا روزہ رکھے اور پھر اسے اپنی بیماری یا غَلَطی کی وجہ سے توڑ دے تو اس کا کفارہ کیا ہو گا؟

جواب: نفل روزہ اگر ٹوٹ گیا یا توڑ دیا تو اس کا کفارہ نہیں ہے صِرف قضا واجِب ہے یعنی ایک روزے کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔[2]

نو یا دس مُحَرَّمُ الْحَرَام کو اپنے مَرحومین کا ختم دِلوانا

سُوال: میرے والد صاحب فوت ہو چکے ہیں تو کیا ہم نو یا دس مُحَرَّمُ الْحَرَام کو ان کا ختم دِلوا سکتے ہیں؟

جواب: بالکل دِلوا سکتے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ امام عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کو بھی اِیصالِ ثواب ہو جائے تو اِنْ شَآءَ الله ان کی بَرکت سے آپ کے والد صاحب کو مزید فیض ملے گا۔

امام حسین رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عورتوں اور بچوں کو کربلا کیوں لے کر گئے؟

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عورتوں اور بچوں کو جنگ کے لیے کربلا کیوں لے کر گئے تھے؟

(سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

جواب: امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کا جنگ کرنے کا اِرادہ ہی نہیں تھا اس لیے آپ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اپنے ساتھ عورتوں اور بچوں کو لے کر گئے تھے۔ اہلِ کوفہ نے کم و بیش ڈیڑھ سو (150) خطوط لکھ کر حضرتِ سَیِّدُنا امام

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۴۱۸۔
2. دُرِّ مختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، فصل فی العوارض... الخ، ۳/ ۴۷۳-۴۷۴۔

www.dawateislami.net

حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کوفہ بلایا تھا کہ آپ یہاں آجائیں ہم آپ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنا نمائندہ بنا کر امام مُسلم بن عقیل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کوفہ بھیجا تو وہ اپنے دو شہزادوں کو بھی اپنے ساتھ کوفہ لے گئے جہاں اٹھارہ ہزار (18000) کوفیوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ امام مُسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حالات دیکھ کر حضرتِ سیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو خط لکھ دیا کہ حالات صحیح ہیں آپ کوفہ آجائیں۔ اس وقت صحابی ابنِ صحابی حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا جن کی عمر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے وقت آٹھ یا ساڑھے آٹھ سال تھی کوفہ کے گورنر تھے، چونکہ یہ صحابی تھے اس لیے یہ اہلِ بیت کے ساتھ کس طرح ناروا سلوک کرسکتے تھے لہٰذا انہوں نے امام مُسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو عزت دی اور حضرتِ سیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے لیے بھی بہت اچھے جذبات کا اِظہار کیا چنانچہ یزید نے جب یہ دیکھا تو سوچا اگر کوفے کا گورنر امامِ عالی مقام کا اِحترام کرے گا اور ان کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا رہے گا تو کام خراب ہو جائے گا اور میری حکومت کا کیا بنے گا؟ لہٰذا ظالم یزید نے حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کو برطرف کر کے عُبَیْدُ اللہ ابنِ زیاد کو کوفے کا گورنر بنا دیا جو کہ ایک سخت آدمی تھا۔ عُبَیْدُ اللہ ابنِ زیاد نے گورنر بنتے ہی کوفہ والوں کو بڑی دھمکیاں دیں کہ اگر تم نے امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ساتھ دیا تو تمہارے گھر اُجاڑ دیئے جائیں گے اور تمہارے سر اُڑا دیئے جائیں گے تو اس طرح اس نے کسی کو لالچ دے کر اور کسی کو دھمکی دے کر پیچھے ہٹا دیا یہاں تک کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مُسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ صِرف تین آدمی رہ گئے اور پھر وہ تین بھی آہستہ آہستہ کھسک گئے اور امام مُسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اکیلے رہ گئے۔ جب عُبَیْدُ اللہ ابنِ زیاد کے سپاہیوں نے حضرتِ سیِّدُنا امام مُسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو گھیرا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے تلوار سونت لی اور ان سے مقابلہ کرنا شروع کر دیا، پھر سپاہیوں کا جو بڑا تھا اس نے دھوکا دینے کے لیے یہ چال چلی کہ حضرتِ سیِّدُنا امام مُسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے کہنے لگا: آپ ہم سے کیوں لڑتے ہیں؟ آپ خود کو ہمارے حوالے کر دیں ہم عزت کے ساتھ آپ کو واپس بھیج دیں گے۔ یہ سُن کر حضرتِ سیِّدُنا امام مُسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مقابلہ کرنے سے رُک گئے۔ سپاہیوں نے سواری کے لیے خچر پیش کیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس پر بیٹھے تو انہوں نے گھیر کر شہید کر دیا اور پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پُھول جیسے بچوں کو بھی شہید کر دیا۔ یوں اِدھر یہ ہو رہا تھا اور اُدھر امامِ عالی مقام حضرتِ سیِّدُنا امامِ حسین

www.dawateislami.net

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے بال بچوں کو لے کر کوفہ کی طرف روانہ ہو گئے تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا یہ خیال تھا کہ خطرے والی کوئی بات نہیں ہے بلکہ بُلایا ہے تو میزبانی اور مہمان نوازی ہو گی اس لیے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے بال بچوں کو لے کر کربلا تشریف لے گئے تھے۔[1] یاد رکھیے! جو بھی جنگ کے اِرادے سے جائے گا وہ اپنے بال بچوں کو لے کر نہیں جائے گا۔

امامِ عالی مقام کی شہادت پر آسمان سے خون برساتھا

سُوال: کیا حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت پر آسمان سے خون کی بارش ہوئی تھی؟

جواب: جی ہاں اِس طرح کی رِوایات موجود ہیں۔[2] اب بھی مغرب کے وقت آسمان پر جو سُرخی ہوتی ہے اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ واقعۂ کربلا کے بعد کی ہے۔[3] بَیْتُ الْمُقَدَّس تک یہ حالت تھی کہ جو بھی پتھر اُٹھایا جاتا اس سے تازہ خون نکلتا تھا۔ امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت کے بعد آسمان سے خون برساتھا[4] اسے اس بات سے اِستِعارہ کیا جاتا ہے کہ آسمان خون کے آنسو رویا تھا۔ اِس طرح کی رِوایات بھی ہیں کہ جن کپڑوں پر آسمان سے خون گرا انہیں کتنا بھی دھویا جاتا مگر ان سے خون کی سُرخی نہیں جاتی تھی یہاں تک کپڑے پھٹ کر تار تار ہو گئے لیکن سُرخی نہ گئی۔[5] اِس طرح کی تاریخی رِوایات موجود ہیں لیکن اب لوگ ان مُعاملات میں عقل کے گھوڑے دوڑاتے ہیں انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ ایسوں کو سوچنا چاہیے کہ آسمان سے خون برسنے کی وجہ سے انہیں تو کوئی تکلیف نہیں پہنچی تھی کیونکہ وہ اس وقت تھے ہی نہیں اور اگر بالفرض وہ ہوتے اور تکلیف پہنچتی تب بھی وہ کیا کر لیتے؟ یاد رکھیے! امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مقام کچھ کم نہیں تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نواسۂ رَسُول، اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جگر پارے، مولا مشکل کُشا علیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے شہزادے اور حضرتِ سَیِّدَتُنا

---

1. الکامل فی التاریخ، سنة ستین، خروج الحسین... الخ، دعوة اھل الکوفة... الخ، ۳/۳۸۵-۳۹۲ ملخصاً۔
2. دلائل النبوة للبیھقی، باب ما روی فی اخبارہ بقتل ابن ابی عبد اللہ الحسین بن علی بن ابی طالب، ۶/۴۷۱۔
3. طبقات ابن سعد، ۶/۴۵۵۔
4. دلائل النبوة للبیھقی، باب ما روی فی اخبارہ بقتل ابن ابی عبد اللہ الحسین بن علی بن ابی طالب، ۶/۴۷۱۔
5. الصواعق المحرقة، الباب الحادی عشر فی فضائل اھل البیت... الخ، الفصل الثالث، ص ۱۹۴۔

www.dawateislami.net

بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی آنکھوں کے تارے تھے۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے بارے میں فرمایا: حسن اور حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں[1] تو جن کا اتنا بڑا مقام و مرتبہ ہے اگر ان کی شہادت کے غم میں آسمان سے خون برسا تو اس سے کسی کو کیا تکلیف ہے؟ رِوایات میں تو یہاں تک آیا ہے کہ امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شہادت پر غیب سے جنات کے رونے کی آوازیں آتی تھیں۔[2] اِس طرح کی رِوایات کے بارے میں عقل کے گھوڑے نہیں دوڑانے چاہئیں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے اور وہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کیونکہ پھر شیطان وَسوسے ڈالے گا کہ جب اللہ پاک نظر نہیں آتا تو پھر وہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جب بندہ مَر جاتا ہے تو پھر قبر میں اس سے سُوالات کیسے ہو سکتے ہیں؟ لہٰذا اس طرح نہ سوچیں اور منڑ والے بنیں سوچنڑ والے نہ بنیں۔ جو لوگ عقل کے گھوڑے دوڑاتے ہیں وہ ڈیڑھ ہوشیار قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ جو بات ان کی عقل میں نہیں آتی وہ اُسے نہیں مانتے حالانکہ بہت ساری باتیں ہماری عقل میں بھی نہیں آتیں مگر ہم عقل کے گھوڑے نہیں دوڑاتے بلکہ ہمارے عُلَما جو بتاتے ہیں اسے مان لیتے ہیں اس لیے کہ اَسی منڑ والے ہاں سوچنڑ والے نئیں۔

یزید پلید اور مکۂ پاک کی بے حرمتی

سُوال: کیا یزید نے مکۂ پاک کی بے حرمتی کی تھی؟

جواب: یزید کی فوج نے مکۂ پاک کی بے حرمتی کی تھی اور گوپھن جسے مَنْجَنِیق بھی کہا جاتا ہے اور جس کی موجودہ صورت توپ ہے اس کے ذَریعے کعبہ شریف پر اتنے پتھر برسائے تھے کہ آگ لگ گئی، جس کے باعث غلافِ کعبہ شہید ہو گیا تھا، کعبہ شریف میں جنتی مینڈھے کے مُقَدَّس سینگ تبرکاً رکھے ہوئے تھے وہ بھی جَل گئے۔ یاد رہے! یہ سب دھندے یزید کے حکم سے ہوئے تھے اور یزید کی بھیجی ہوئی فوج نے کیے تھے۔[3]

---

1. ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن...الخ، ۵/ ۴۲۶، حدیث: ۳۷۹۳۔
2. معجم کبیر، باب الحاء، حسن بن علی بن ابی طالب، ۳/ ۱۲۱، حدیث: ۲۸۶۲۔
3. تاریخ الخلفاء، یزید بن معاویۃ ابو خالد الاموی، ص ۱۶۷۔

www.dawateislami.net

کربلا کے معنیٰ

سُوال: کربلا کے کیا معنی ہیں؟

جواب: یہ اصل میں کَرب و بَلا ہے، کَرب کے معنیٰ ہیں تکلیف، اِضْطِراب اور مصیبت۔ بَلا کے معنیٰ ہیں آفت۔ یہ بعد میں کربلا ہو گیا یعنی آفتوں اور مصیبتوں کی جگہ۔

مُحَرَّمُ الْحَرام میں بال یا داڑھی بنوانا

سُوال: مُحَرَّمُ الْحَرام میں بال یا داڑھی بنوا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: مُحَرَّمُ الْحَرام میں بال کٹوانے میں کوئی حَرَج نہیں۔ داڑھی مُنڈوانا یا ایک مٹھی سے گھٹانا پہلے ہی حرام ہے چاہے محرم ہو یا نہ ہو۔ مُحَرَّمُ الْحَرام کے اِحترام میں ایک مٹھی داڑھی رکھ لینی چاہیے اور جو پہلے داڑھی کٹوائی اس سے توبہ بھی کرنی چاہیے اور خود کو اس طرح تیار کرنا چاہیے کہ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دِین کے خاطر اپنی آل بلکہ اپنی جان بھی قربان فرما دی، کیا میں اِس دِین کی خاطر داڑھی بھی نہیں رکھ سکتا؟ اگر نماز نہیں پڑھتے تو یوں ذہن بنائیے کہ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے سجدے میں سر کٹوا دیا اور مجھ سے پنکھوں کے نیچے کھڑے ہو کر بھی پانچ نمازیں نہیں پڑھی جا رہیں! بہر حال داڑھی بھی رکھیں اور نمازیں بھی پڑھیں۔ جو نماز نہیں پڑھتے وہ ابھی سے ہی نماز پڑھنا شروع کر دیں، یہ نہ سوچیں کے جمعہ سے پڑھیں گے۔ اگر قضا نمازیں ہوں تو ان کو بھی ادا کریں۔

سیٹھ کا جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنے دینا کیسا؟

سُوال: میں ایک اِدارے میں کام کرتا ہوں جہاں سیٹھ کی طرف سے مجھ سمیت کسی بھی ملازم کو مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کی اِجازت نہیں ہے، ایسی صورتِ حال میں جماعت چھوڑنے کا گناہ کس کے ذِمّے ہے؟

جواب: جہاں مسجد موجود ہو اور جماعت سے نماز پڑھنے میں کوئی شَرعی عُذر بھی نہ ہو تو وہاں باجماعت نماز ادا کرنا واجِب ہے۔ اب اگر کوئی سیٹھ اپنے مُلازمین کو باجماعت نماز پڑھنے سے روکے گا تو وہ اور جماعت چھوڑنے والے مُلازمین سب ہی گنہگار ہوں گے اور ایسی مُلازمت کرنا بھی جائز نہ ہو گا۔ بعض مقامات ایسے ہوتے ہیں کہ جہاں میلوں میل تک

www.dawateislami.net

مَساجد ہی نہیں ہوتیں تو ایسی جگہوں پر جماعت واجِب نہیں ہوتی۔ البتہ ایسی صورت میں اگر سیٹھ نماز پڑھنے سے بھی روکتا ہو جس کے باعِث مُلازِمین نماز نہ پڑھتے ہوں تو ایسی نوکری ہی جائز نہیں۔(1)

بچے کے رونے پر نماز توڑنے کا شرعی حکم

سُوال: اسلامی بہن گھر میں نماز پڑھ رہی ہو اور بچہ جھولے میں رونا شروع کر دے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: (اس موقع پر امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) بچے عام طور پر روتے ہی ہیں لہٰذا یہ دیکھا جائے گا کہ بچے کی کیفیت کیسی ہے؟ اگر ایسی کیفیت ہے کہ اس کے لیے نماز قائم رکھنا مشکل ہے تو بعض صورتوں میں نماز توڑنے کی اِجازت مل سکتی ہے مگر جس طرح بچے عام طور پر روتے ہیں ایسی صورت میں نماز توڑنے کی اِجازت نہیں ہو گی۔ ہاں اِس بات کی اِجازت ہے کہ اپنی نماز مختصر کر کے پوری کر لے۔ (اس پر امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) بعض صورتیں ایسی ہوں گی کہ جن میں نماز توڑنی پڑے گی مثلاً بچہ جھولے سے آدھا لٹک گیا کہ گرے گا تو اس کا سر پھٹے گا لہٰذا ایسی صورت میں نماز توڑ کر بچے کو بچانا ہو گا بلکہ بعض صورتوں میں بچے کو بچانے کے لیے نماز توڑنا واجِب بھی ہو جائے گا۔

تہجد میں آنکھ کھلنے کا طریقہ

سُوال: تہجد میں آنکھ کھل جائے، اِس کا کوئی طریقہ اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: تہجد میں آنکھ کھلنے کے لیے کھانے پینے میں اِحتیاط ضَروری ہے لہٰذا کھانا پینا کم کریں اور وزنی غذائیں نہ کھائیں اس طرح پیٹ صحیح رہے گا اور آنکھ جلد کھلے گی۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو ڈٹ کر کھائے اور بولے کہ میری تہجد میں آنکھ کھل جائے یہ ایسا ہے جیسے کوئی بانجھ عورت (یعنی ایسی عورت جس کے ہاں اَولاد نہ ہوتی ہو اس) سے بچہ مانگے۔(2) نیز موبائل فون میں الارم سیٹ کر لیں۔ بعض اوقات گہری نیند ہونے کی وجہ سے الارم

---

1. جہنم کے خطرات، ص ۱۹۲۔
2. فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۸۹، ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

سے بھی آنکھ نہیں کھلتی تو گھر میں جو فرد آپ کے ساتھ تعاون کرے اسے کہہ دیں کہ آپ کو اُٹھا دے۔ اِسی طرح اگر کوئی تہجد گزار اسلامی بھائی ہوں تو انہیں کہہ دیں کہ مجھے تہجد کے وقت موبائل پر رنگ کر دیجیے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ سورۂ کہف کی آخری چار آیات ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ سے ختم سورۃ تک[1] پڑھ کر سونے کا معمول بنائیں، اِس وَظیفے کی یہ بَرَکت ہے کہ جس وقت اُٹھنے کی نیت سے پڑھا جائے اسی وقت آنکھ کُھل جائے گی۔

نمازِ جنازہ میں ہاتھ کب چھوڑے جائیں؟

سُوال: جب نمازِ جنازہ میں سَلام پھیرا جاتا ہے تو کچھ لوگ دونوں ہاتھ چھوڑ دیتے ہیں اور کچھ ایک ہاتھ چھوڑتے ہیں لہٰذا اِس حوالے سے راہ نمائی فرما دیجیے۔

جواب: نمازِ جنازہ میں جب چاروں تکبیریں ہو جائیں تو اب دونوں ہاتھ کھول کر دونوں طرف سَلام پھیر دیجیے کیونکہ اب کچھ پڑھنا نہیں ہے اور جب پڑھنا نہیں تو ہاتھ باندھنے کا بھی کوئی مقصد نہیں ہے۔[2] بعض لوگ ایک طرف سَلام پھیر کر ایک ہاتھ اور دوسری طرف سَلام پھیر کر دوسرا ہاتھ کھولتے ہیں یہ طریقہ دُرُست نہیں۔

بچے کے کان میں کونسی اَذان دی جائے؟

سُوال: بچے کے کان میں فجر کی اذان دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: عام طور پر جو اذان دی جاتی ہے یعنی "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم" کے بغیر وہی اذان دینی چاہیے۔

چار کے بجائے پانچ رکعتیں پڑھ لیں تو یاد آنے پر کیا کریں؟

سُوال: اگر کوئی عصر کی نماز میں غلطی سے چار رَکعت کے بجائے پانچ رَکعت پڑھ لے اور بعد میں یاد آئے کہ میں نے پانچ رَکعتیں پڑھ لی ہیں اب وہ کیا کرے، آیا چھٹی رَکعت ملائے یا نماز توڑ دے؟

---

1 ...... سورۂ کہف کی آخری چار آیات یہ ہیں: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًاۙ(۱۰۷) خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا(۱۰۸) قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا(۱۰۹) قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا۠(۱۱۰)﴾ (پ۱۶، الکھف: ۱۰۷تا ۱۱۰)

2 ...... ھدایۃ، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۱/۴۹ – فتاویٰ رضویہ، ۹/۱۹۴ – بہارِ شریعت، ۱/۸۳۵، حصہ: ۴۔

www.dawateislami.net

جواب: اگر چوتھی رکعت کا قعدہ کر لیا تھا پھر پانچویں رکعت پڑھی تو اس کو چھٹی رکعت بھی پڑھ لینی چاہیے اور آخر میں سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دے تو چار رکعتیں فرض ہو جائیں گی اور دو نفل۔[1] اور اگر پانچویں رکعت پر سلام پھیر ا تب بھی سجدۂ سہو کر لے اس کے فرض ادا ہو جائیں گے لیکن مُستحب ہے کہ اس صورت میں چھٹی رکعت بھی ملا لے تاکہ دو رکعت نفل ہو جائیں۔[2]

کیا جمعہ کی سنتیں فرض نماز کے بعد پڑھ سکتے ہیں؟

سُوال: جمعہ کا خطبہ شروع ہو جائے اور سنتیں نہ پڑھی ہوں تو کیا جمعہ کے بعد سنتیں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔[3]

کیا اِیصالِ ثواب کے لیے نفل پڑھ سکتے ہیں؟

سُوال: کسی ولی یا ماں باپ کے مَرنے پر ان کے اِیصالِ ثواب کے لیے نفل نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: ولیوں کے لیے "مَر گیا" جیسے اَلفاظ نہیں بولے جائیں گے کہ یہ اَدب کے خلاف ہیں بلکہ ماں باپ کے لیے بھی یہ نہیں کہا جائے گا کہ میری ماں مَر گئی یا باپ مَر گیا ان کے لیے خوبصورت اور اَدب والے اَلفاظ بولے جائیں مثلاً اِنتقال ہو گیا یا وفات ہو گئی وغیرہ۔ بہر حال نفل نماز صَلٰوۃُ الْوَالِدَیْن پڑھنا مُستَحب ہے اور اس کا فتاویٰ رضویہ شریف میں تذکرہ موجود ہے[4] مگر میں نے اسے پڑھنے کا کوئی طریقہ نہیں پڑھا۔ (اس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) کسی شخص کے اِیصالِ ثواب کے لیے نفل پڑھے جا سکتے ہیں البتہ اگر اس پر کوئی چیز فرض تھی تو بندہ اُسے ادا نہیں کر سکتا۔

---

1 ...... ھدایۃ، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ۱/ ۷۵۔

2 ...... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ۲/ ۶۷۲۔ چار رکعت والے فرض میں چوتھی رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا، تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور پانچویں کا سجدہ کر لیا یا فجر میں دوسری پر نہیں بیٹھا اور تیسری کا سجدہ کر لیا یا مغرب میں تیسری پر نہ بیٹھا اور چوتھی کا سجدہ کر لیا، تو ان سب صورتوں میں فرض باطل ہو گئے۔ مغرب کے سوا اور نمازوں میں ایک رکعت اور ملا لے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۷۱۲، حصہ: ۴)

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۱۵۳۔

4 ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب: فی صلاۃ الحاجۃ: ۲/ ۵۷۳ - فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۱۷۲ - ۲۷۲۔

اِقامَت مُؤَذِّن ہی پڑھے یا کوئی اور بھی پڑھ سکتا ہے؟

سُوال: جو اذان دے اِقامَت وہی پڑھے گا یا کوئی اور بھی پڑھ سکتا ہے؟

جواب: جو اذان دے اِقامَت پڑھنا اسی کا حق ہے البتہ اگر وہ کسی کو اِقامَت پڑھنے کی اِجازت دے تو دوسرا بھی پڑھ سکتا ہے۔ اگر کوئی دوسرا شخص اِقامَت پڑھے اور مُؤَذِّن کو ناگوار گزرے تو یہ مکروہ ہے لہٰذا اگر کسی کو اِقامَت پڑھنی ہو تو اسے مُؤَذِّن سے اِجازت لینا ہوگی۔ بعض اوقات آپس میں Understanding ہوتی ہے جیسا کہ میں کبھی کبھی اِجازت لیتا ہوں تو مُؤَذِّن صاحب مسکراتے ہیں اور ہاں بول دیتے ہیں۔ یاد رکھیے! میں بھی بغیر اِجازت اِقامَت نہیں پڑھتا بلکہ خود ہمارے مُؤَذِّن صاحب مائیک میرے منہ کے سامنے کر دیتے ہیں تو یہ ایک طرح سے اِجازت ہی کی صورت ہے۔ ہمارے مُؤَذِّن اور ہمارے امام اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم سے محبت کرتے ہیں اور ہمارے دَرمیان اللہ کی رَحمت سے اپنائیت ہے۔

صَف بنانے کا طریقہ

سُوال: مسجد میں جماعت کے وقت صَف بنانے کا طریقہ اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: صَف بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پاؤں کے ٹخنے اور کندھے ایک سیدھ میں ہوں اور کندھے ایک دوسرے سے بالکل ٹچ ہوں۔ ہمارے یہاں کندھوں کے دَرمیان فاصلہ چھوڑ دیا جاتا ہے جو کہ گناہ ہے[1] لہٰذا فاصلہ نہیں چھوڑنا چاہیے۔ کندھے آپس میں ایسے ملے ہوں کہ صَف تیر کے مُوافق بالکل سیدھی ہو، نہ ایسا ہو کہ صَف کا کچھ حصہ آگے نکل رہا ہو اور کچھ حصہ پیچھے۔ جب تک پہلی صَف پوری نہ ہو جائے دوسری صَف بنانا شروع نہ کریں اور پھر جب تک دوسری صَف دونوں کونوں تک پوری نہ ہو جائے تیسری صَف بنانا شروع نہ کریں۔

بغیر وُضو نماز پڑھنے کا شرعی حکم

سُوال: بغیر وُضو نماز پڑھنا کُفر ہے یا گناہ؟

جواب: اگر جائز سمجھ کر بغیر وُضو نماز پڑھی یعنی یہ سمجھ کر کہ نماز پڑھنے کے لیے وُضو کرنے کی ضَرورت نہیں ہے تو یہ

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۲۱۹ تا ۲۲۵ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

کُفر ہے[1] اور اگر کسی نے غَلَطی سے پڑھ لی تو گناہ بھی نہیں ہے، البتہ وُضو کر کے نماز دوبارہ پڑھنی ہو گی۔[2]

وُضو ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں پتا نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

سُوال: اگر ہمیں یہ پتا نہ ہو کہ ہمارا وُضو ہے یا نہیں تو کیا اب ہم نماز کے لیے وُضو کریں گے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: اگر یہ پتا ہے کہ وُضو کیا تھا اور اب وُضو ٹوٹنے کا ایسا یقین ہے کہ قسم کھا کر یہ کہہ سکے کہ میرا وُضو ٹوٹ گیا ہے تو ایسی صورت میں نماز کے لیے وُضو کرنا پڑے گا۔ اگر اس بات میں شک ہے کہ وُضو کیا تھا یا نہیں کیا تھا تو اب وُضو کرنا پڑے گا۔[3] البتہ اگر وُضو کرنا تو یاد ہے مگر یہ وَسوسہ آیا کہ وُضو کیے ہوئے بہت دیر ہو گئی ہے وُضو ٹوٹ گیا ہو گا تو اس طرح وُضو نہیں ٹوٹتا۔[4]

آنکھ کے آپریشن کے بعد نکلنے والی دَوائی اور آنسو کا شرعی حکم

سُوال: ایک اسلامی بھائی نے آنکھ کا آپریشن کروایا تو اب آپریشن کے بعد ان کی آنکھ سے آنسو یا جو دَوائی ڈالی جاتی ہے وہ نکلے اور کپڑوں پر گر جائے تو کیا کپڑے ناپاک ہو جائیں گے اور وُضو ٹوٹ جائے گا؟

جواب: اگر پاک دَوائی آنکھوں میں ڈالی اور وہ گر گئی تو وہ پاک ہے۔ دُکھتی آنکھ کا آنسو جب تک آنکھ کے دائرے کے اندر رہے پاک ہے اور اس سے وُضو بھی نہیں ٹوٹتا لیکن جب یہ دائرہ توڑ کر باہر نکلے گا تب وُضو بھی ٹوٹ جائے گا اور یہ آنسو بھی ناپاک ہے جبکہ مَرَض کی وجہ سے نکلا ہو۔ بہر حال دُکھتی آنکھ سے مَرَض کی وجہ سے جو آنسو گرتا ہے وہ ناپاک ہے اور وُضو توڑتا ہے۔

صبح پڑھے جانے والا وَظیفہ رہ جائے تو کب پڑھا جائے؟

سُوال: صبح پڑھے جانے والے اَذکار صبح نہ پڑھ سکیں تو بعد میں کب پڑھ سکتے ہیں؟

---

1. ...... بہارِ شریعت، ۱/۲۸۲، حصہ:۲۔
2. ...... بہارِ شریعت، ۱/۵۰۷، حصہ:۴ ماخوذاً۔
3. ...... درمختار، کتاب الطھارۃ، ارکان الوضوء اربعۃ، ۱/۳۱۰۔
4. ...... بہارِ شریعت، ۱/۳۱۱، حصہ:۲۔

www.dawateislami.net

جواب: اَذکار ذِکر کی جمع ہے، اَحادیثِ مُبارکہ میں بیان کردہ دُعائیں وغیرہ اور بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِم کی طرف سے ملے ہوئے ذِکر وغیرہ اَذکار کہلاتے ہیں۔ شارحِ صحیح مُسلم حضرتِ سَیِّدُنا امام نَوَوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِ کی کتاب ”اَلْاَذْکَار“ میں ہے: جو آدمی وَظیفہ،ذِکر کسی مقررہ وقت میں کرتا ہو رات یا دِن میں یا کسی نماز کے بعد یا کوئی اور وقت ہو اور وہ وقت وَظیفہ کیے بغیر گزر جائے تو وہ شخص اس وظیفے کا تَدارُک کرے، یعنی جب بھی وقت ملے وہ وَظیفہ پڑھ لے اس کو بالکل ترک نہ کرے کیونکہ جب باقاعدہ پڑھنے کی عادت ہو جائے گی تو کبھی بھی جان بوجھ کر اسے ترک نہیں کرے گا۔ اور اگر وقت گزرنے پر سُستی کرے گا تو وقت کے اندر وَظیفہ ضائع کرنا اس کے لیے آسان ہو جائے گا۔[1] صحیح مُسلم میں حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے رِوایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس آدمی کا سونے کی وجہ سے کچھ یا مکمل وَظیفہ رہ گیا اور اس نے فجر یا ظہر کی نماز کے دَوران اسے پڑھ لیا تو اس کا نام رات کو پڑھنے والوں میں لکھ دیا جائے گا۔[2]

جمعرات کو چراغ جلانا

سُوال: جمعرات کو چراغ جلانا کیسا ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: چراغ تو اب پُرانی چیز ہو گئی ہے، ضَرورتاً بتیاں جلائی جا سکتی ہیں، البتہ خواہ مخواہ بتیاں یا چراغ جلانا اِسراف میں داخل ہو گا اور اس سے فضیلت کیا ملے گی اُلٹا گناہ ملے گا کیونکہ یہ فضول ہے اور اس کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ ہاں اگر لائٹ چلی گئی ہے جس کی وجہ سے اندھیرا ہے تو اندھیرے کو دُور کرنے کے لیے چراغ جلانا الگ بات ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جمعرات کو چراغ جلانا چاہیے، یہ تو بس عوام نے اپنے لئے مَسائل کھڑے کیے ہوئے ہیں۔ شاید لوگ اس لیے چراغ جلاتے ہیں کہ جمعرات کو رُوحیں آتی ہیں لہٰذا اندھیرے کے باعث انہیں کوئی تکلیف نہ ہو یا پھر رُوحوں کے اِستقبال کے لیے چراغ جلایا جاتا ہے حالانکہ رُوحوں کا اِستقبال نیکیوں کے ذَریعے کرنا چاہیے کیونکہ وہ آپ کے چراغ کی روشنی لینے نہیں آتیں نیکیاں لینے آتی ہیں۔

---

1 ...... الاذکار للنووی، فصل فی الامر بالاخلاص وحسن النیات فی جمیع الاعمال الظاھرات والخفیات، ص ۱۷-۱۸۔

2 ...... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب جامع صلاۃ اللیل ومن نام عنہ او مرض، ص ۲۹۴، حدیث: ۱۷۴۵۔

www.dawateislami.net

بَیْتُ الْمُقَدَّس بولنا دُرُست ہے یا بَیْتُ الْمَقْدِس؟

سُوال: بَیْتُ الْمُقَدَّس اور بَیْتُ الْمَقْدِس میں سے دُرُست تلفظ کیا ہے؟

جواب: (اس موقع پر امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) بَیْتُ الْمُقَدَّس اور بَیْتُ الْمَقْدِس دونوں دُرُست ہیں۔ عرب ممالک میں زیادہ تر بَیْتُ الْمَقْدِس جبکہ ہمارے یہاں بَیْتُ الْمُقَدَّس بولنا مَعروف ہے۔ (اس پر امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) وہی بولنا چاہیے جو عوام میں رائج ہے ورنہ اگر اپنی ہوشیاری کرتے ہوئے بَیْتُ الْمَقْدِس بولیں گے اور دِیگر عُلَما بَیْتُ الْمُقَدَّس بول رہے ہوں گے تو کون سچا؟ یاد رہے! لغت کا ہیضہ بھی نہیں ہونا چاہیے اور جو لفظ آسان ہو، عوام میں رائج ہو اور لغتاً بھی غَلَط نہ ہو وہ بولنا مُناسب ہے۔

آفس کی چیزیں اِستعمال کرنے کے لیے کس سے اِجازت لیں؟

سُوال: آفس کی چیزیں مثلاً پرنٹر اور فوٹو کاپی مشین وغیرہ کو اگر کوئی مُلازم اپنے ذاتی اِستعمال میں لانا چاہے تو کس سے اِجازت لینا ضَروری ہوگی؟

جواب: اگر وَقف کی چیزیں ہیں تب تو کسی سے اِجازت لینا کافی نہ ہوگا اور اگر پرائیویٹ ہیں تو اصل مالِک یا جسے اس نے اپنا نمائندہ بنایا ہو اور اِختیار دیا ہو اس کی اِجازت سے اِستعمال کر سکتے ہیں۔ بعض اوقات اصل مالِک کی طرف سے مینجر اور اس طرح کے بڑے عُہدے داران کو چھوٹی موٹی چیزوں کے اِختیارات دیئے جاتے ہوں گے لہٰذا اگر انہیں اِختیارات دیئے ہوئے ہیں تو ان سے اِجازت لے کر اِستعمال کر سکیں گے ورنہ اِستعمال نہیں کر سکتے۔

سورۂ یٰسٓ کی تلاوت سے 10 قرآنِ پاک ختم کرنے کا ثواب

سُوال: اگر سورۂ یٰسٓ پڑھنے سے 10 قرآنِ پاک ختم کرنے کا ثواب ملتا ہے تو ہم پورا قرآنِ پاک پڑھیں یا صِرف سورۂ یٰسٓ پڑھ لیں؟

جواب: سورۂ یٰسٓ کی تلاوت سے 10 قرآنِ پاک ختم کرنے کا ثواب ملتا ہے[1] اِسی طرح تین بار سورۂ اِخلاص پڑھنے سے

---

1 ...... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل یس، ۴/۴۰۶، حدیث: ۲۸۹۶۔

www.dawateislami.net

پورا قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے لیکن پھر بھی قرآنِ پاک کی تلاوت کرنی چاہیے۔(1) نیز والدین کو رحمت کی نظر سے دیکھیں تو ایک مقبول حج کا ثواب ملتا ہے۔(2) اب اگر دِن میں 100 بار دیکھیں گے تو 100 حج کا ثواب ملے گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ کعبے کا طواف بھی کرنا ہے، صَفا و مَروہ کی سَعی بھی کرنی ہے، نیز میدانِ عرفات کا وقوف بھی کرنا ہے یعنی ان مُقدَّس مقامات پر حاضر ہو کر بھی حج کرنا ہے اور گھر میں والدین کی زیارت کر کے گھر میں بھی حج کا ثواب کمانا ہے۔(3)

شَفاعت کے معنیٰ اور عُلَمائے کِرام کی عظمت و شان

سُوال: لوگوں کی ایک تعداد ہے جنہیں شَفاعت کے معنیٰ معلوم نہیں ہوتے آپ اس کے معنیٰ اور عُلَمائے کِرام کے شَفاعت کرنے سے متعلق کچھ اِرشاد فرما دیجیے۔ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: شَفاعت کا لفظی معنیٰ سفارِش ہے یعنی گناہوں سے مُعافی کی سِفارِش۔ عُلَمائے کِرام کے شَفاعت کرنے کے متعلق ایک اِیمان اَفروز رِوایت مُلاحظہ کیجیے: حضرتِ سَیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن،

---

(1) ...... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل قراءۃ (قُلْ ھُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)، ص ۳۱۵، حدیث: ۱۸۸۶۔

(2) ...... شعب الایمان، باب فی البر الوالدین، ۶/۱۸۶، حدیث: ۷۸۵۶۔

(3) ...... اِس طرح کی اَحادیثِ مُبارَکہ میں عبادات کا ثواب مُراد ہوتا ہے نہ کہ اَصلِ عبادت جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھے جن کے دَرمیان کوئی بُری بات نہ کرے تو یہ 12 برس کی عبادت کے برابر ہوں گی۔ (ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی فضل التطوع...الخ، ۱/ ۴۳۹، حدیث: ۴۳۵) اِس حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ ان جیسی احادیث سے فضائل میں ثوابِ عبادت مُراد ہوتا ہے نہ کہ اَصلِ عبادت، لہٰذا اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک بار نمازِ اَوّابین پڑھ کر 12 سال تک نماز سے بے پرواہ ہو جاؤ۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/۲۲۶) اِسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: جو اللہ پاک کے لیے صبح اور شام سو سو بار سُبْحٰنَ اللہ پڑھے تو وہ 100 حج کرنے والے کی طرح ہے۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب (ت: ۶۳)، ۵/ ۲۸۸، حدیث: ۳۴۸۲) اب اِس حدیثِ پاک کا یہ مطلب نہیں کہ صبح و شام سو سو بار یہ تسبیح پڑھ لیں اور حج کرنا چھوڑ دیں چنانچہ اِس حدیثِ پاک کی شَرح بیان کرتے ہوئے مفتی صاحب فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حج کا ثواب ملنا اور ہے، حج کی ادا کچھ اور، یہاں ثواب کا ذِکر ہے نہ کہ اَدائے حج کا، جیسے اَطِبّاء کہتے ہیں کہ "ایک گرم کئے ہوئے مُنَقّٰی (یعنی ایک قسم کی بڑی کشمش) میں ایک روٹی کی طاقت ہے" مگر پیٹ روٹی ہی سے بھرتا ہے، کوئی شخص دو وقت تین تین مُنَقّٰے کھا کر زندگی نہیں گزار سکتا۔ واقعی اِن تسبیحوں (یعنی سُبْحٰنَ اللہ صبح و شام سو سو بار پڑھنے) میں اتنا ہی ثواب ہے مگر حج ادا کرنے ہی سے ہوں گے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۳۴۶)

www.dawateislami.net

رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ دِل نشین ہے: میدانِ قیامت میں عالم اور عابِد (یعنی عبادت گزار) کو لایا جائے گا پھر عابِد سے کہا جائے گا کہ جنّت میں داخِل ہو جاؤ اور عالم کو کہا جائے گا تم ابھی ٹھہرو تاکہ تم لوگوں کی شفاعت کرو اس بدلے میں کہ تم نے ان کو اَدَب سکھایا۔[1] معلوم ہوا عالِم بھی شفاعت کریں گے۔

شراب کا ایک ایک قطرہ ناپاک ہے

سُوال: میں نے شراب کی دو بوتلیں خریدی ہیں لیکن میں اس سے توبہ کر چکا ہوں اب یہ بوتلیں خود پیوں یا پھر کسی کو بیچ دوں؟

جواب: آپ نے شراب پینے سے توبہ کر لی، اللہ پاک آپ کو توبہ پر ثابت قدمی نصیب فرمائے۔ یاد رکھیے! جس طرح شراب پینا حرام ہے اسی طرح اس کا بیچنا بھی حرام ہے[2] یہ شراب کسی کو تحفے میں دینے کی بھی اِجازت نہیں ہے۔ اس کا ایک ایک قطرہ حرام ہے اور اس کا پینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔[3] لہٰذا یہ ساری شراب گٹر میں بہا دیجیے۔

کیا چھوٹے بچوں سے پَریاں کھیلتی ہیں؟

سُوال: چھوٹے بچے سوتے ہوئے ہنستے ہیں اس بارے میں پُرانے لوگ کہا کرتے تھے کہ یہ پَریوں کو دیکھ کر ہنس رہے ہوتے ہیں، آپ اِس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: بچے نیند میں واقعی ہنستے ہیں لیکن یہ کہنا کہ ان کے ساتھ پَریاں کھیلتی ہیں عوامی خیال ہے۔ یہ صرف ایک قدرتی بات ہے اس میں پَریوں کا کوئی دَخل نہیں ہے۔ میں نے اس بارے میں کسی جگہ نہیں پڑھا اور نہ ہی عُلَما سے سنا۔

شہد کی مکھیوں کو بھگانے کے لیے انہیں جَلانے کا حکم

سُوال: شہد کی مکھیوں کو بھگانے کے لیے بچے نے لکڑی کو آگ لگا دی لیکن وہ اس آگ کی وجہ سے ساری جَل گئیں یہ اِرشاد فرمائیں کہ اس کا کچھ کفارہ وغیرہ ہو گا؟

---

1 ...... شعب الایمان، باب فی طلب العلم، فصل فی فضل العلم و شرف مقدارہ، ۲/۲۶۸، حدیث: ۱۷۱۷۔

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۱۹۳۔

3 ...... ترمذی، کتاب الاشربۃ، باب ما جاء ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام، ۳/ ۳۴۳، حدیث: ۱۸۷۲۔

www.dawateislami.net

جواب: شہد کی مکھیوں کو غالباً دھوئیں سے بھگایا جاتا ہے یعنی آگ لگا کر صِرف اس کا دُھواں ان تک پہنچایا جاتا ہے اس سے وہ بھاگ جاتی ہیں۔ آگ لگا کر انہیں جلا دیا تو یہ معلومات کی کمی کی وجہ سے ہوا ہے اور سائل کو اس کا اِحساس بھی ہے یہ اِحساس ہونا اچھی بات ہے۔ اَلبتہ اس کی وجہ سے کوئی کفارہ وغیرہ تو واجب نہیں ہوتا، بس اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کریں اِنْ شَآءَ اللہ ضَرور مُعافی ملے گی کہ اس کا کَرم بہت زیادہ ہے اور پھر آپ کو تو اس پر ندامت بھی ہے۔

مسجد میں لگے ہوئے شہد کے چھتے کو بیچنا کیسا؟

سُوال: اگر مسجد میں شہد کا چھتا لگا ہو اور کوئی شخص اسے اُتار کر شہد پینا یا بیچنا چاہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: شہد کو بیچ دیا جائے اور اس کی جو بھی رَقم آئے اسے مسجد کے لیے اِستِعمال کیا جائے۔

مسجد کی چٹائیوں اور پنکھوں کو اِستِعمال کرنے کا شرعی حکم

سُوال: اگر محلے میں مَیِّت ہو جائے تو کیا لوگوں کو بٹھانے اور ہوا پہنچانے کے لیے مسجد کی چٹائیاں اور پنکھے اِستِعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر چٹائیاں اور پنکھے کسی نے مسجد کے لئے وقف کیے ہیں یا مسجد کے چندے سے خریدے گئے ہیں تو پھر یہ مسجد کے علاوہ کسی اور کام میں اِستِعمال نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ مدرسے کے لئے بھی اِستِعمال نہیں کر سکتے۔[1]

گنجائش ہو تو نیاز میں سے پڑوسیوں کو بھی دیجیے

سُوال: گھر میں نیاز پکائی تو یہ نیاز پڑوسیوں کو دینے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: پڑوسیوں کو دینے کے فَضائل ہیں لہٰذا اگر گنجائش ہو تو ان کو ضَرور دینا چاہیے اگر گنجائش نہیں ہے تو اِس طرح پکائیں کسی کو پتا نہ چلے تا کہ انہیں رَنج نہ ہو۔

کھانسی کا روحانی علاج

سُوال: کھانسی کا کوئی روحانی علاج بتا دیجیے۔ (کراچی سے سُوال)

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۴۵۱-۴۵۲ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

جواب: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه 66 بار روزانہ پڑھ کر بخار، نزلہ، کھانسی، آنکھوں کی بیماری اور ہر قسم کے دَرد والے پر دَم کر دیں اِنْ شَآءَ اللّٰه فائدہ ہو گا، حتّٰی کہ مِرگی کے مَریض کو بھی اِس دَم سے فائدہ ہو گا۔ مدتِ علاج تا حصولِ شِفا۔[1]

کیا چھپکلی کو مارنے سے گناہ ملتا ہے؟

سُوال: میرے کمرے میں بہت چھپکلیاں ہوتی ہیں میں انہیں اسپرے کر کے مار دوں تو مجھے گناہ تو نہیں ملے گا؟

جواب: چھپکلی کو مارنے میں کوئی حَرَج نہیں ہے، اسے مارنا بالکل جائز ہے۔ اگر زیادہ نہ ہوں صرف ایک ہو تب بھی مار سکتے ہیں۔[2]

مُقَدَّس اَوراق بوسیدہ ہو جائیں تو کیا کریں؟

سُوال: مُقَدَّس اَوراق جن پر اللّٰہ پاک اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام لکھا ہوتا ہے، جب یہ بوسیدہ ہو جاتے ہیں تو بعض لوگ ان کو جلا دیتے ہیں اور بعض نہر میں ٹھنڈا کر دیتے ہیں، آپ راہ نمائی کیجیے کہ جب یہ اَوراق بوسیدہ ہو جائیں تو انہیں ٹھنڈا کرنے کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

جواب: مُقَدَّس اَوراق کو جلانا نہیں چاہیے اور نہ ہی ٹھنڈا کرنے کے لیے نہر میں ڈالنا چاہیے کہ بہتے پانی کی وجہ سے یہ کنارے پر آجائیں گے اور بے اَدبی ہو گی۔ اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ مُقَدَّس اَوراق کو ایک تھیلے یا بیگ میں ڈال کر اس میں دو چار جگہ سے چیر امار دیا جائے تاکہ پانی اندر جا سکے اور اس کے ساتھ بھاری پتھر باندھ دیئے جائیں پھر اس کو کشتی وغیرہ کے ذَریعے گہرے دَریا میں ڈال دیا جائے۔ یہ بھاری پتھروں کی وجہ سے گہرے پانی میں چلا جائے گا اور اس طرح یہ سارے مُقَدَّس اَوراق بآسانی ٹھنڈے ہو جائیں گے۔ تھیلے میں سوراخ ضَرور کیجیے ورنہ پانی اندر نہ جانے کی وجہ سے یہ واپس کنارے پر آسکتا ہے۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کا رِسالہ "مُقَدَّس تحریرات کے اَدب کے بارے میں سُوال جواب" کا مُطالعہ کیجیے

---

1 ...... بیمارِ عابد، ص ۳۶۔

2 ...... حدیثِ پاک میں ہے: جس نے پہلی ضرب (پہلی وار) میں چھپکلی کو قتل کیا اس کے لئے 100 نیکیاں ہیں اور دوسری ضرب میں مارنے والے کے لئے اس سے کم اور تیسری ضرب میں مارنے والے کے لئے اس سے کم نیکیاں ہیں۔

(مسلم، کتاب الحیوان، باب استحباب قتل الوزغ، ص۹۴۸، حدیث: ۵۸۴۷)

www.dawateislami.net

اِنْ شَآءَ اللہ کافی معلومات حاصِل ہوں گی اور دِیگر سُوال جواب بھی پڑھنے کو ملیں گے۔

موبائل فون اُٹھایا اور مالِک فوت ہو گیا اب کیا کِیا جائے؟

سُوال: کسی کا موبائل اُٹھایا تھا لیکن وہ لڑکا فوت ہو گیا اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: وہ لڑکا بالغ تھا یا نابالغ بہرصورت اس کا موبائل اس کے وُرَثا تک پہنچا دیا جائے، ماں باپ کو دے دیا جائے، اگر شادی شُدہ تھا تو اس کے بال بچوں کے حوالے کر دیا جائے، یہ نہ ملتے ہوں تو انہیں تلاش کرنے کی کوشش کی جائے۔ موبائل کمپنی کی طرف سے ان تک پہنچنا ممکن ہے کیونکہ ہر موبائل فون رجسٹرڈ ہوتا ہے اور ان کے پاس موبائل کے مالِک کا مکمل ڈیٹا بھی ہوتا ہے لہٰذا یہ ذَریعہ بھی اِستِعمال کرے۔ اگر بالفرض اس کے وُرَثا تک پہنچنے کی کوئی صورت نہ بن سکے تو یہ موبائل فون کسی شرعی فقیر یعنی جو شخص زکوٰۃ کا مستحق ہو اسے دے دیجیے اور یہ نیت کیجیے کہ اس کا ثواب موبائل فون کے مالِک کو پہنچے۔

میاں بیوی کے الگ رہنے سے نکاح پر کچھ فرق نہیں پڑتا

سُوال: اگر عورت اپنے شوہر سے پانچ یا چھ ماہ الگ رہتی ہو تو کیا اس سے نکاح پر کوئی فرق پڑے گا؟ نیز اگر شوہر کی رضا کے بغیر الگ رہتی ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: عورت اپنے شوہر سے الگ رہتی ہو تو اس سے نکاح پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ نیز اگر عورت شوہر کی رضا کے بغیر الگ رہتی ہو تب بھی نکاح نہیں ٹوٹے گا البتہ گناہ گار ہونا الگ بات ہے۔ اگر شوہر ظلم کرتا ہے اس وجہ سے الگ رہتی ہے تو پھر دارُ الاِفتا اہلِ سنّت سے رجوع کرنا چاہیے تاکہ صورتِ حال بتا کر طے ہو کہ وہ کیوں شوہر سے الگ رہ رہی ہے؟ مگر اس سے نکاح نہیں ٹوٹے گا۔

کیا بیوی شوہر سے پہلے بیعت ہو سکتی ہے؟

سُوال: کیا بیوی شوہر سے پہلے بیعت ہو سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں ہو سکتی ہے اس میں کوئی حَرَج نہیں۔

www.dawateislami.net

بیوی کو بہن کہہ دینے کا حکم

سُوال: اگر کسی نے غصے میں اپنی بیوی کو بہن کہہ دیا تو کیا کفارہ واجِب ہو گا؟

جواب: نکاح پر کوئی اَثر نہیں پڑے گا۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) ایسا کہنا غَلَط ہے اگر کسی نے کہہ دیا تو کچھ نہیں ہو گا اور نہ ہی کفارہ واجِب ہو گا۔[1]

کیا شوہر کے مَرنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا؟

سُوال: کیا یہ بات دُرُست ہے کہ شوہر مَر جائے تو نکاح نہیں ٹُوٹتا جبکہ عورت کے مَرتے ہی نکاح ٹُوٹ جاتا ہے؟ نیز کیا بیوی کے اِنتقال کرنے پر شوہر اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکتا؟

جواب: بیوی کے اِنتقال کرنے پر شوہر اس کا چہرہ دیکھ سکتا ہے۔[2] (اس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) بیوی کے مَرنے پر نکاح ختم ہو جاتا ہے، البتہ شوہر کے مَرنے پر نکاح کا اثر باقی رہتا ہے یعنی عِدَّت کے اَحکام باقی رہتے ہیں، بیوی بعض صورتوں میں اپنے شوہر کو غسل بھی دے سکتی ہے، اسے ہاتھ بھی لگا سکتی ہے اور اس کا چہرہ بھی دیکھ سکتی ہے تو یوں ایک طرح سے اس کا نکاح نہیں ٹُوٹتا۔

مَیِّت کو دَفنانے میں بے جا تاخیر نہ کی جائے

سُوال: مَیِّت کو دَفنانے میں زیادہ سے زیادہ کتنی تاخیر کر سکتے ہیں؟

---

1 ...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: زوجہ کو ماں بہن کہنا (یعنی تشبیہ نہیں دی، بغیر تشبیہ کے ماں، بہن کہا)، خواہ یوں کہ اسے ماں بہن کہہ کر پکارے، یا یوں کہے: تو میری ماں بہن ہے، سخت گناہ و ناجائز ہے۔ قَالَ اللہُ تَعَالٰی (اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:) ﴿ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْؕ-وَ اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًاؕ ﴾ (پ۲۸، المجادلة: ۲) ترجمۂ کنزالایمان: ”ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں اور وہ بے شک بُری اور نری جھوٹ بات کہتے ہیں۔“ مگر اس سے نہ نکاح میں خلل آئے، نہ توبہ کے سوا کچھ اور لازم ہو۔ (فتاویٰ رضویہ: ۱۳/۲۸۰) تفسیر صراط الجنان میں ہے: اِس شرعی مسئلے کو سامنے رکھتے ہوئے ان لوگوں کو اپنے طرزِ عمل پر غور کرنے کی ضرورت ہے جو تنگ آکر یا مذاق مسخری میں اپنی بیوی سے یوں کہہ دیتے ہیں کہ ”او میری ماں! بس کر۔ جا بہن چلی جاؤ وغیرہ۔ انہیں چاہئے کہ پہلے جتنی بار ایسا کہہ چکے اس سے توبہ کریں اور آئندہ خاص طور پر اِحتیاط سے کام لیں۔ (صراط الجنان، پ۲۱، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۴، ۷/۵۵۹)

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۲۳۴۔

www.dawateislami.net

جواب: حکم یہ ہے کہ جتنا جلدی ہو سکے دفنا دیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: اگر مَیِّت نیک ہے تو اسے جلدی دَفن کر کے اس کے اَجر تک پہنچایا جائے اور اگر مَیِّت گناہ گار ہے تو اسے اپنے سر سے ٹال دیا جائے۔[1] تاکہ یہ سر سے ٹَل جائے اور زمین میں چلا جائے۔ مَیِّت گناہ گار ہے یا نیک یہ ہمیں طے نہیں کرنا بلکہ اس کو اللہ پاک کی رَحمت کے حوالے کر دینا ہے اور اس کے لیے دُعائے خیر کرنی ہے۔ بہر حال سنَّت یہی ہے کہ مَیِّت کو جلد سے جلد دفنا دیا جائے۔

مَیِّت کے لیے ایک تکلیف دہ مَرحلہ

بعض لوگ مَیِّت کی تدفین میں اس وجہ سے بھی تاخیر کرتے ہیں کہ بیرونِ ممالک سے مہمان آ رہے ہیں یا بھائی امریکہ میں کام کرتا ہے یا بیٹا کسی ملک میں ہے ان کے آنے کا اِنتظار ہے اس طرح نہ کیا جائے بلکہ اس کو جلد سے جلد دفنا دیا جائے۔ اِنتظار کرنے میں بہت سی خرابیاں بھی لازم آتی ہیں جیسے مَیِّت کو برف خانے میں رکھتے ہیں جبکہ بعض رِوایات سے یہ سمجھ آتا ہے کہ مَیِّت کے لیے یہ ایک تکلیف دہ مَرحلہ ہے لہٰذا ایسا نہ کیا جائے۔ بعض اوقات کسی مشہور شخصیت کا اِنتقال ہوتا ہے تو اس کی تدفین میں بھی تاخیر کی جاتی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو پتا چلے اور وہ جنازے میں شریک ہوں پھر بعد والے اس پر فخر کریں کہ فُلاں کے جنازے میں اتنے لوگ جمع تھے، روڈ یا میدان بھر گیا تھا وغیرہ وغیرہ۔ یہ بھی ایک Trend (یعنی رُجحان) چل پڑا ہے جو بالکل دُرُست نہیں ہے۔

امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی وَصیت

میں نے وصیت کر دی ہے کہ میرے جنازے کے سارے مُعاملات سنَّت کے مُطابق کیے جائیں کہ اسی میں بَرَکت اور عظمت ہے۔ اگرچہ دو چار آدمی ہی جنازے میں شریک ہو سکیں تو یہ ہی میرا جنازہ پڑھ کر مجھے دَفنا دیں۔ میرے جنازے کے لیے بھیڑ جمع نہ کی جائے کیونکہ یہ مَرنے کے بعد والی رِیاکاری ہے یعنی میں چاہوں کہ میرے جنازے میں سابقہ سارے جنازوں کے ریکارڈ ٹوٹ جائیں۔ بالفرض میں نے ریکارڈ توڑ بھی دیئے تو اس سے مجھے کیا حاصِل ہو گا؟ بلکہ تاخیر کی صورت میں سنَّت چُھوٹ جائے گی حالانکہ عظمت سنَّت میں ہے ریکارڈ توڑنے میں نہیں۔ اللہ پاک ہمیں جیتے جی

---

1 ...... بخاری، کتاب الجنائز، باب السرعۃ بالجنازۃ، ۱/۴۴۴، حدیث: ۱۳۱۵۔

www.dawateislami.net

اور مَرنے کے بعد بھی رِیاکاری سے محفوظ فرمائے اور اللہ پاک بعد والوں کو بھی ہدایت دے کہ وہ ایسی حرکات نہ کریں۔ یاد رکھیے! لوگوں کے جمع ہونے سے نیک نامی نہیں ہوتی، نیک نامی صِرف اور صِرف پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنَّت پر عمل کرنے میں ہے۔

”مَدَنی چینل عام کرو مجلس“ کا رُکن کس طرح بنا جائے؟

سُوال: ہم نے مَدَنی چینل عام کرنے کے لیے ایک مجلس بنائی ہے ”مَدَنی چینل عام کرو مجلس“ جس میں کافی اسلامی بھائی ہیں، اگرچہ ہم نے یہ مجلس بنادی ہے لیکن کیا ایسا ممکن ہے کہ ہر شخص اِس کا رُکن بن جائے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: میں تو اس مجلس کا رُکن ہوں اور اکثر اپنے صَوتی پیغام میں کہتا بھی ہوں ”مَدَنی چینل دیکھتے رہیے“ یہ سُن سُن کر (امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رضائی پوتے) حسن رضا نے بھی یاد کرلیا ہے وہ بھی کبھی کبھی کہتا ہے ”مَدَنی چینل دیکھتے رہیے“ اَلْحَمْدُلِلّٰہ میں یہ نیکی کی دعوت دیتا ہی رہتا ہوں۔ اس مجلس کی ممبر شپ یہی ہے کہ آپ بولتے رہیں: ”مَدَنی چینل دیکھتے رہیے۔“ یوں بھی کہتے ہیں: ”دیکھتے رہیے مَدَنی چینل“ بعض اوقات اسکرین پر بھی یہ جملہ اِسی طرح لکھا دیکھا ہے اور اسلامی بھائیوں کو بولتے ہوئے بھی سُنا ہے، لیکن میری سمجھ میں یہ ہی آتا ہے کہ یوں بولا جائے: ”مَدَنی چینل دیکھتے رہیے“ کیونکہ لفظ ”مَدَنی“ ان الفاظ میں سب سے مُقدَّس ہے تو اسی سے جملے کی اِبتدا ہو جائے۔ اگر کوئی کہتا ہے: ”دیکھتے رہیے مَدَنی چینل“ تو یہ بھی جائز ہے ایسا کہنے والا بھی گناہ گار نہیں ہو گا لیکن ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے۔

مَدَنی چینل خالصتاً اِسلامی چینل ہے

بہرحال مَدَنی چینل کی دعوت کو عام کریں کہ مَدَنی چینل دیکھنے کی دعوت دینا بھی نیکی کی دعوت اور ثواب کا کام ہے کیونکہ مَدَنی چینل پر کوئی گڈے گڑیاں تو ناچ نہیں رہے ہوتے، نہ بے پردہ عورتیں ہوتی ہیں، نہ میوزک ہوتا ہے بلکہ کوشش یہی کی جاتی ہے کہ اس کے ذَریعے اُمَّت کو نیکی کی دعوت دی جائے۔ اس پر تِلاوتِ قرآنِ پاک ہوتی ہے، نعتیں پڑھی جاتی ہیں، تفسیر بیان کی جاتی ہے، اَحادیثِ مُبارَکہ کی شرح بیان ہوتی ہیں، دارُ الاِفتا اہلِ سنَّت کے سلسلے ہوتے ہیں، نگرانِ شُوریٰ اور دِیگر مُبلِّغِین کے بیانات ہوتے ہیں اور مدینہ، مدینہ، مدینہ ہوتا ہے لہٰذا آپ خود بھی مَدَنی چینل دیکھتے

www.dawateislami.net

رہیے اور دوسروں کو بھی اِس کی تَرغیب دِلاتے رہیے۔

پیدائش کے بعد سال بھر تک بچے کے بال نہ مونڈنا کیسا؟

سُوال: بعض لوگوں میں یہ رَسم ہوتی ہے کہ جب ان کے یہاں لڑکا پیدا ہوتا ہے تو وہ ایک سال گزرنے کے بعد اس کے بال صاف کرتے ہیں، اس حوالے سے شریعت ہماری کیا راہ نمائی کرتی ہے؟

جواب: اَفضل یہ ہے کہ بچے کی وِلادت کے ساتویں دِن عقیقہ کیا جائے یعنی جانور ذَبح کیا جائے۔ اگر لڑکا ہے تو دو بکرے اور لڑکی ہے تو ایک بکری افضل ہے، اگر لڑکے میں بکری اور لڑکی میں بکرا ذَبح کیا تو بھی جائز ہے۔ جب اس جانور کے گلے پر چُھری چلے تو بچے کے بال مونڈنا شروع کر دیئے جائیں۔ پھر ان بالوں کا وزن کر کے اس کے برابر چاندی خیرات کی جائے اور پانی میں بھیگا ہوا زعفران اس کے سر پر چِھڑک دیا جائے۔[1] یہ سب کرنا افضل ہے اگر کوئی نہیں کرتا تو گناہ گار نہیں ہو گا۔

کیا بھابھی کا اپنے دیور اور جیٹھ سے بھی پردہ ہے؟

سُوال: بھابھی اور دیور کا آپس میں پردہ ہے یا نہیں؟

جواب: شوہر کے بڑے بھائی کو جیٹھ اور چھوٹے کو دیور کہتے ہیں ان دونوں سے بھابھی کا پردہ ہے اور یہ پردہ جائز ہی نہیں بلکہ فرض ہے لہٰذا عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے دیور اور جیٹھ دونوں سے پردہ کرے۔[2]

کنزُ الْاِیمان، کنزُ الْعِرفان اور خزائنُ الْعِرفان کے کیا معنیٰ ہیں؟

سُوال: کنزُ الْاِیمان، کنزُ الْعِرفان اور خزائنُ الْعِرفان کے کیا معنیٰ ہیں؟

جواب: کنز کے معنیٰ ہیں خزانہ تو کنزُ الْاِیمان کا معنیٰ ہوا اِیمان کا خزانہ اور عرفان کے معنیٰ ہیں پہچان تو کنزُ الْعِرفان کے معنی ہوئے عِلم و عرفان کا خزانہ۔ نیز خزائن خزانے کی جمع ہے اور اس کے معنی بھی خزانہ کے ہیں تو خزائنُ الْعِرفان کے معنیٰ ہوئے عِلم و عرفان کے خزانے۔

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/۳۵۵-۳۵۷، حصہ: ۱۵ ملتقطاً۔

2 ...... جنتی زیور، ص ۸۳۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک کے ساتھ تعلق کے لیے دُنیوی رابطے کی چیزوں کے نام بولنا کیسا؟

سُوال: ”اگر کسی کے پاس اللہ پاک کا واٹس ایپ نمبر یا ای میل ہو تو مجھے بتاؤ“ ایسا کہنا کیسا؟

جواب: یہ اَنداز اچھا نہیں ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ بندہ اللہ پاک کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے۔[1] واٹس ایپ، فون نمبر یا دُنیوی رابطے والی چیزیں اس پر نہ بولی جائیں۔

حالتِ اِحرام میں جرابیں پہننا کیسا؟

سُوال: عمرہ یا حج کرتے وقت جرابیں پہن سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: حالتِ اِحرام میں مَرد کے پاؤں کا اُبھرا ہوا حصہ کُھلا ہونا ضَروری ہے۔[2] اگر جرابیں ایسی ہیں جن سے یہ اُبھرا ہوا حصہ چُھپ جاتا ہے تو اتنا حصہ کاٹ لے تاکہ وہ اُبھرا ہوا حصہ نظر آئے اب وہ جرابیں پہن کر طواف وغیرہ کرنے میں حَرَج نہیں ہے۔ اگر حالتِ اِحرام میں جرابوں سے پاؤں کا وہ اُبھرا ہوا حصہ چُھپ گیا اگرچہ اِس حالت میں طواف نہ بھی کیا ہو تب بھی کفارہ لازم آئے گا۔[3]

کیا مکۂ مکرّمہ جانے والے کے لیے عمرہ کرنا ضَروری ہے؟

سُوال: جو آدمی سعودی عرب جاتا ہے اس پر عمرہ اور حج کرنا واجِب ہے یا نہیں؟

جواب: اگر مِیقات کے باہر سے کسی کی مَکَّۂ مُکَرَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا جانے کی نیت ہو جیسے کوئی شخص پاکستان سے نوکری کے سلسلے میں مکہ شریف جا رہا ہو تو اس کے لیے ضَروری ہے کہ مِیقات شروع ہونے سے پہلے پہلے اِحرام باندھ لے اگر اِحرام کے بغیر مکہ شریف جائے گا بلکہ مِیقات کے اندر بھی داخل ہو گا تو اس پر دَم واجِب ہو جائے گا۔[4] اب یہ چاہے تو عمرے کا اِحرام باندھ لے اور اگر حج کا زمانہ ہو اور یہ حَجِّ اِفراد کرنا چاہتا ہے تو حج کا اِحرام باندھ لے۔ اگر حج کا زمانہ نہ ہو تو

---

1 ...... مسلم، کتاب الصلوۃ، باب ما یقال فی الرکوع و السجود، ص ۱۹۸، حدیث: ۱۰۸۳۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/۱۰۷۸، حصہ: ۶۔

3 ...... المسلک المتقسط، باب الجنایات، فصل فی لبس الخفین، ص ۳۰۹-۳۱۰ - بہارِ شریعت، ۱/۱۱۶۹-۱۱۷۰، حصہ: ۶۔

4 ...... النتف فی الفتاوی، کتاب المناسک، مواقیت الحج، الاحرام من این ھو؟، ص ۱۳۳۔

www.dawateislami.net

حج کا اِحرام نہ باندھے کہ طویل عرصے تک اِحرام کی پابندیاں نبھانا آدمی کے بس کا روگ نہیں ہے لہٰذا صرف عمرے کا اِحرام باندھ کر عمرہ کرلے۔[1]

جس پانی سے مُوئے مُبارک کو غسل دیا گیا اسے قبر میں چھِڑکنا کیسا؟

سُوال: اگر کسی کے پاس ایسا پانی ہو جس کے ساتھ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے موئے مبارک کو غسل دیا گیا ہو تو کیا مَیِّت کو دَفناتے وقت قبر میں اس پانی کا چھِڑکاؤ کر سکتے ہیں؟

جواب: بَرَکت کے لیے اس پانی کا چھِڑکاؤ کر سکتے ہیں، اِس میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔

شارک اور ویل مچھلی کا شرعی حکم

سُوال: کیا سمندری مچھلی جیسے شارک اور ویل وغیرہ کھانا حلال ہے؟

جواب: سمندری مچھلی کھانا حَلال ہے اور اسی طرح میٹھے پانی کی مچھلی کھانا بھی حَلال ہے۔ یاد رکھیے! ہر طرح کی مچھلی حَلال ہے البتہ جو مچھلی پانی کے اندر اپنی موت مَر جائے کہ پانی کے اوپر اُلٹی تیر جائے اسے کھانا حرام ہے۔[2]

❁❁❁

---

(1)...... جو آفاقی (وہ شخص جو میقات کی حدود سے باہر رہتا ہو) بَراہِ راست مکۂ مکرّمہ کی نیت سے سفر کرتا ہوا جان بوجھ کر بغیر اِحرام کے میقات سے حِل (حدودِ حرم سے باہر میقات تک کی زمین کو حِل کہتے ہیں) میں داخل ہوا تو اس پر دَم لازم ہو گیا اور گناہ گار بھی ہوا۔ اگر جان بوجھ کر نہ کیا تو گناہ نہیں ہو گا۔ اس پر واجِب ہے کہ واپس جا کر کسی بھی میقات سے اِحرام باندھے یعنی اِحرام کی نیت اور تَلْبِیَہ دونوں میقات سے کر کے پھر دوبارہ آئے۔ ایسی صورت میں دَم ساقط ہو جائے گا۔ اگر اس شخص نے آفاق سے آتے ہوئے میقات سے اِحرام باندھنے کے بجائے اندرونِ میقات کہیں سے اِحرام باندھ لیا تب بھی حکم ہے کہ میقات پر جا کر تلبیہ پڑھ کر واپس آئے۔ اس پر لازم آنے والا دَم ساقط ہو جائے گا البتہ گناہ ختم کرنے کے لئے توبہ کرنا ہو گی۔ (27 واجبات حج، ص۲۷ تا ۲۸ ملتقطاً)

(2)...... دُرِّمختار، کتاب الذبائح، ۹/۵۱۱۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1
غصے پر قابو پانے کا طریقہ	1
کسی کی سزا کسی اور کو دینا کیسا؟	2
غُرَبا کی مالی مدد کے ذَرِیعے بھی اِیصالِ ثواب کیا جا سکتا ہے؟	3
کھچڑا پکا کر دینے کے بجائے کھچڑے کا سامان دیجئے	4
امام علی اَوسط کو زَیْنُ الْعَابِدِیْن اور سَجّاد کہنے کی وجہ	5
امام زینُ العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی عمر مُبارَک	5
امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا مزارِ مُبارَک کہاں ہے؟	5
سرِ مُبارَک کو کس بدبخت نے تنِ مُبارَک سے جُدا کیا تھا؟	6
عاشورا کا سب سے افضل عمل	6
عاشورا کا روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟	7
نو یا دس مُحَرَّمُ الْحَرام کو اپنے مرحومین کا ختم دِلوانا	7
امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ عورتوں اور بچوں کو کربلا کیوں لے کر گئے؟	7
امامِ عالی مقام کی شہادت پر آسمان سے خون برساتھا	9
یزید پلید اور مکۂ پاک کی بے حرمتی	10
کَربلا کے معنیٰ	11
مُحَرَّمُ الْحَرام میں بال یا داڑھی بنوانا	11
سیٹھ کا جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنے دینا کیسا؟	11
بچے کے رونے پر نماز توڑنے کا شرعی حکم	12
تہجد میں آنکھ کھلنے کا طریقہ	12
نمازِ جنازہ میں ہاتھ کب چھوڑے جائیں؟	13
بچے کے کان میں کونسی اَذان دی جائے؟	13
چار کے بجائے پانچ رکعتیں پڑھ لیں تو یاد آنے پر کیا کریں؟	13
کیا جمعہ کی سنتیں فرض نماز کے بعد پڑھ سکتے ہیں؟	14
کیا اِیصالِ ثواب کے لیے نفل پڑھ سکتے ہیں؟	14
اِقامت مؤذِّن ہی پڑھے یا کوئی اور بھی پڑھ سکتا ہے؟	15
صف بنانے کا طریقہ	15
بغیر وُضو نماز پڑھنے کا شرعی حکم	15
وُضو ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں پتا نہ ہو تو کیا حکم ہے؟	16
آنکھ کے آپریشن کے بعد نکلنے والی دَوائی اور آنسو کا شرعی حکم	16
صبح پڑھے جانے والا وَظیفہ رہ جائے تو کب پڑھا جائے؟	16
جمعرات کو چراغ جلانا	17
بَیْتُ الْمَقْدَس بولنا دُرُست ہے یا بَیْتُ الْمُقَدَّس؟	18
آفس کی چیزیں اِستعمال کرنے کے لیے کس سے اِجازت لیں؟	18
سورۂ یٰسٓ کی تلاوت سے 10 قرآنِ پاک ختم کرنے کا ثواب	18
شفاعت کے معنیٰ اور عُلَمائے کِرام کی عظمت و شان	19
شراب کا ایک ایک قطرہ ناپاک ہے	20
کیا چھوٹے بچوں سے پریاں کھیلتی ہیں؟	20
شہد کی مکھیوں کو بھگانے کے لیے انہیں جلانے کا حکم	20
مسجد میں لگے ہوئے شہد کے چھتے کو بیچنا کیسا؟	21

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
مسجد کی چٹائیوں اور پنکھوں کو اِستعمال کرنے کا شرعی حکم	21	امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی وصیت	25
گنجائش ہو تو نیاز میں سے پڑوسیوں کو بھی دیجیے	21	”مدنی چینل عام کرو مجلس“ کا رُکن کس طرح بنا جائے؟	26
کھانسی کا روحانی علاج	21	مدنی چینل خالصتاً اِسلامی چینل ہے	26
کیا چھپکلی کو مارنے سے گناہ مٹتا ہے؟	22	پیدائش کے بعد سال بھر تک بچے کے بال نہ مونڈنا کیسا؟	27
مُقدّس اَوراق بوسیدہ ہو جائیں تو کیا کریں؟	22	کیا بھابھی کا اپنے دیور اور جیٹھ سے بھی پردہ ہے؟	27
موبائل فون اُٹھایا اور مالک فوت ہو گیا اب کیا کیا جائے؟	23	کنز الایمان، کنز العرفان اور خزائن العرفان کے کیا معنی ہیں؟	27
میاں بیوی کے الگ رہنے سے نکاح پر کچھ فرق نہیں پڑتا	23	اللہ پاک کے ساتھ تعلق کے لیے دُنیوی رابطے کی چیزوں کے نام بولنا کیسا؟	28
کیا بیوی شوہر سے پہلے بیعت ہو سکتی ہے؟	23	حالتِ اِحرام میں جرابیں پہننا کیسا؟	28
بیوی کو بہن کہہ دینے کا حکم	24	کیا مکّۂ مکرمہ جانے والے کے لیے عمرہ کرنا ضروری ہے؟	28
کیا شوہر کے مرنے سے نکاح نہیں ٹوٹتا؟	24	جس پانی سے مُوئے مُبارک کو غسل دیا گیا اسے قبر میں چھڑکنا کیسا؟	29
مَیِّت کو دَفنانے میں بے جا تاخیر نہ کی جائے	24		
مَیِّت کے لیے ایک تکلیف دہ مرحلہ	25	شارک اور وہیل مچھلی کا شرعی حکم	29

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفٰی**	**مطبوعات**
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۶ھ
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفّٰی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفّٰی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی، متوفّٰی ۲۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۰۲ھ
سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفّٰی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث بیروت ۱۴۲۱ھ

www.dawateislami.net

المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
دلائل النبوۃ للبیہقی	امام ابو بکر احمد بن الحسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
شرح السنۃ للبغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
طبقات ابن سعد	محمد بن سعد بن منیع الہاشمی البصری، متوفی ۲۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
ابن عساکر	امام علی بن حسن المعروف ابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت
الکامل فی التاریخ	امام ابو الحسن علی بن محمد، متوفی ۶۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الصواعق المحرقۃ	حافظ احمد بن حجر مکی ہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	ملتان
تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	کراچی
الاصابۃ	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مجموعۃ رسائل امام غزالی	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الفکر بیروت
الاذکار للنووی	امام محی الدین ابو زکریا یحیٰی بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
القول البدیع	حافظ محمد بن عبد الرحمن سخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	مؤسسۃ الریان بیروت
المسلک المتقسط	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	کراچی
ہدایۃ	شیخ الاسلام برہان الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر المرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
در مختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
رد المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
النتف فی الفتاوی	ابو الحسن علی بن حسین، متوفی ۴۶۱ھ	پشاور
الفتاوی الھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۲ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
27 واجباتِ حج اور تفصیلی احکام	استاذ الفقہ مفتی علی اصغر عطاری مدنی	مکتبۃ المدینہ کراچی
جنتی زیور	شیخ الحدیث علامہ مولانا عبد المصطفٰی الاعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
جہنم کے خطرات	مولانا عبد المصطفٰی اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
بیمار عابد	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ **”فکرِ مدینہ“** کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ۔ اپنی اصلاح کے لیے **”مدنی انعامات“** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **”مدنی قافلوں“** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

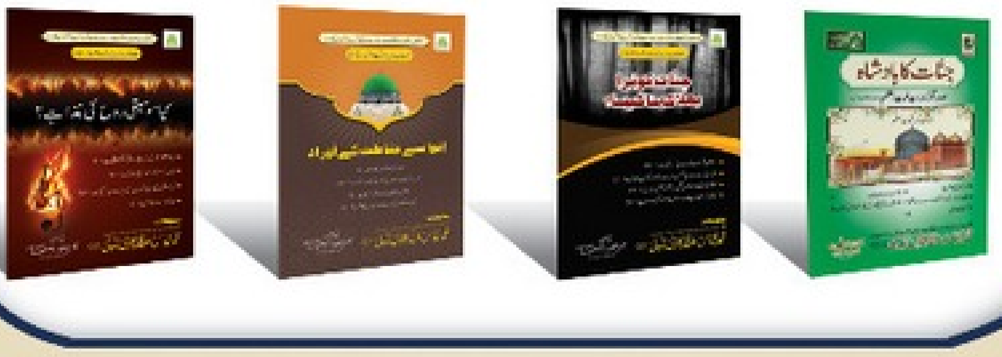

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

DAWAT-E-ISLAMI

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net